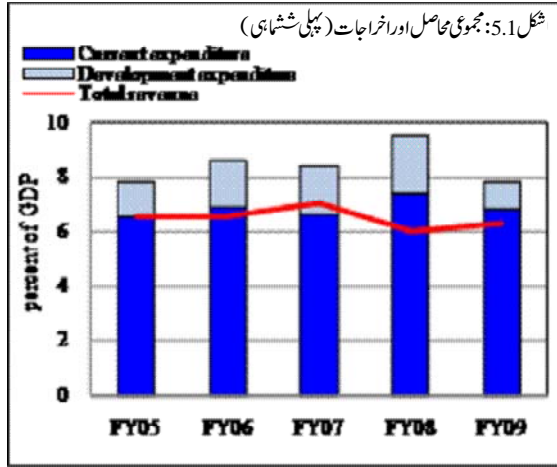


5 مالیاتی صورتحال

5.1 عمومی جائزہ



مالی سال 09ء کے لیے معاشی استحکام کے ایجنڈے میں مالیاتی یکجائی کو ترجیحی حیثیت حاصل رہی ہے۔ اس کے اچھے نتائج برآمد ہوتے دکھائی دیتے ہیں کیونکہ م س 09ء کے پہلے چھ ماہ کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی مالیاتی خسارہ کم ہو کر تخمین شدہ سالانہ جی ڈی پی کے 1.9 فیصد تک آ گیا ہے جبکہ مالی سال 08ء کی پہلی ششماہی میں یہ 3.4 فیصد تھا۔ چنانچہ م س 09ء کا مالیاتی خسارہ م س 09ء کے بجٹ میں طے شدہ سالانہ ہدف کے مطابق اور آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی اریجنٹ سے ہم آہنگ معلوم ہوتا ہے۔

یہ بات قابل فہم ہے کہ ابھی تک مالیاتی بہتری زیادہ تر تیل کی زراعت کے خاتمے اور ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کے نتیجے میں سامنے آئی ہے (دیکھئے شکل 5.1)۔ جی ڈی پی کی فیصد کے طور پر مجموعی محاصل مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی میں تھوڑے بہتر ہوئے۔ مالی سال 08ء کی پہلی ششماہی میں اس میں تیزی سے کمی واقع ہوئی تھی۔ یہ معمولی بہتری تمام کی تمام غیر ٹیکس محاصل میں اضافے کے طفیل ہوئی (دیکھئے جدول 5.1)۔ جی ڈی پی کی فیصد کے طور پر ٹیکس محاصل میں جمود ایک بار پھر مالیاتی احتیاط کی اہمیت کا اظہار کرتا ہے۔ بہر حال اگر حکومت کے بجٹ اخراجات کے تمام اجزاء پر تفصیلی نظر ثانی کی ضرورت ہے تاہم مالیاتی حسابات کی طویل مدتی پائیداری کے لیے خصوصاً ٹیکس گزاروں کی تعداد میں اضافے کے ذریعے مجموعی محاصل میں توسیع لانی ہوگی۔

ٹیکس گزاروں کی تعداد میں اضافہ کرنا پائیدار معاشی فریم ورک کا لازمی جز ہے، علی الخصوص اس لیے کہ بیرونی مالکاری تک رسائی مشکل سے مشکل تر ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ ملکی مالکاری پر انحصار بڑھ گیا ہے جس کے ساتھ نجی سرمایہ کاری کی گنجائش کم ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

5.2 مالیاتی کارکردگی کے اظہار

مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی کارکردگی کے تمام اظہاریوں میں نمایاں بہتری دیکھی گئی (دیکھئے شکل 5.2)۔ م س 09ء کے سالانہ ہدف کے مطابق مجموعی مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے حصے کے طور پر بحال ہو کر م س 07ء کی پہلی ششماہی کی سطح تک پہنچ گیا۔ م س 08ء کے

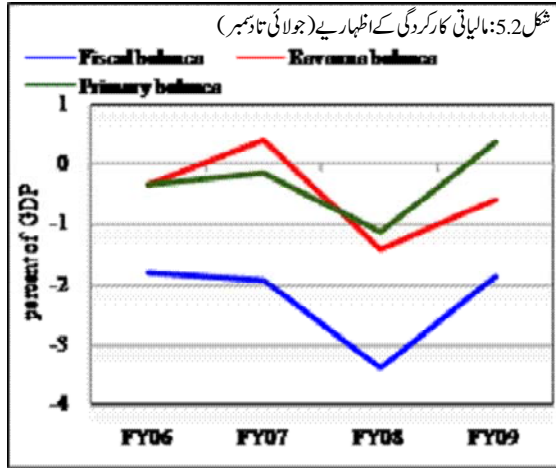
جدول 5.1: مجموعی سرکاری مالیات کا خلاصہ						
ارب روپے						
سال بیل تبدیلی (فیصد)			جولائی تا دسمبر			
م 09ء	م 08ء	م 09ء	م 08ء	م 07ء	م 06ء	
33.4	1.8	834.5	625.6	614.8	497.8	مجموعی حاصل
28.2	4.0	578.0	450.7	433.4	343.3	ٹیکس حاصل
46.7	-3.6	256.5	174.9	181.3	154.6	غیر ٹیکس حاصل
10.5	25.3	1085.0	981.9	783.8	634.5	مجموعی اخراجات
18.3	33.3	916.8	775.1	581.4	525.3	جاری
-41.1	52.6	133.0	225.8	147.9	127.8	ترقیاتی اور خالص قرضہ
-286.8	-134.7	35.3	-18.9	54.4	-18.6	غیر شناخت شدہ اخراجات
-29.7	110.9	-250.6	-356.3	-169.0	-136.7	بجٹ توازن
بطور فیصد جی ڈی پی						
--	--	6.2	6.0	7.0	6.5	مجموعی حاصل
--	--	4.3	4.3	5.0	4.5	ٹیکس حاصل
--	--	1.9	1.7	2.1	2.0	غیر ٹیکس حاصل
--	--	8.1	9.4	9.0	8.3	مجموعی اخراجات
--	--	6.8	7.4	6.7	6.9	جاری
--	--	1.0	2.2	1.7	1.7	ترقیاتی اور خالص قرضہ
--	--	0.3	-0.2	0.6	-0.2	غیر شناخت شدہ اخراجات
--	--	-1.9	-3.4	-1.9	-1.8	بجٹ توازن
ماخذ: وزارت خزانہ						

دوران بڑا مالیاتی خسارہ مجموعی حاصل کی نمونیں مسلسل سست روی اور خصوصاً پٹرولیم مصنوعات پر غیر معمولی طور پر بلند زراعت کی وجہ سے ہوا تھا۔ چنانچہ رواں مالی سال میں زراعت کو موزوں سطح پر لانا مالیاتی استحکام کے منصوبہ کا اہم جز رہا ہے۔ موجودہ اخراجات میں عدم چلک اور مجموعی حاصل میں صرف معمولی بہتری کے پیش نظر حکومت کو جولائی تا دسمبر م 09ء کے دوران اپنے ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کرنی پڑی۔

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ بنیادی توازن (مجموعی حاصل نفی کل اخراجات ماسوا سودی ادائیگیاں) م 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران فاضل ہو گیا جو م 05ء کی پہلی ششماہی کے بعد پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ بنیادی توازن کا فاضل ہونا اس بات کا عکاس ہے کہ مجموعی حکومتی وسائل کے مقابلے میں غیر سودی اخراجات کی موجودہ سطح برقرار رہ سکتی ہے۔ بہر حال، اگرچہ م 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران بنیادی توازن خاصا مناسب ہے تاہم حاصل کا مسلسل خسارہ ظاہر کرتا ہے کہ حکومت کے وسائل کے مقابلے میں موجودہ اخراجات کی نمونہ بھی تک بہت زیادہ ہے۔ علاوہ ازیں اگرچہ محصولاتی توازن میں خسارہ ریکارڈ کیا گیا ہے تاہم یہ ظاہری بہتری غیر متعینہ اخراجات کی بڑی مدد کی بنا پر غیر واضح ہے۔

5.3 حاصل

م 09ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران حاصل میں بھرپور نمود دوسری سہ ماہی میں مزید مستحکم ہوئی۔ مجموعی حاصل بڑھ کر 834.5 ارب روپے ہو گئے جو



پہلی ششماہی کے دوران 33.4 فیصد کی متاثر کن سال بسال نمو کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں صرف 1.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اگرچہ مجموعی محاصل میں یہ تیزی ٹیکس اور غیر ٹیکس محاصل دونوں کی بنا پر ہوئی تاہم ٹیکس وصولیوں میں اضافہ بس اتنا ہے کہ محاصل جی ڈی پی کی فیصد کے طور پر 08ء کی پہلی ششماہی کی سطح پر قائم رہیں۔

ٹیکس وصولیوں کی زمرہ وار کارکردگی سے مسلسل دوسرے سال بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی میں بڑی کمی ظاہر ہوتی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ

بلا واسطہ ٹیکس کی وصولیاں جو ایف بی آر کے ٹیکس محاصل کا تقریباً 40 فیصد ہیں محاصل کے رجحانات بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اگرچہ مالی سال 09ء کے بقیہ مہینوں میں تمام کمی کو پورا کرنا دشوار ہوگا تاہم ایس ای سی پی اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے آئی اے ایس 39 میں نرمی کے بعد¹ مالی اثاثوں کی قدر میں کمی سے ہونے والے امپیرمنٹ (impairment) نقصانات کی وجہ سے بلا واسطہ ٹیکسوں میں جس سست رفتاری کا اندیشہ تھا وہ 10ء کی دوسری سہ ماہی تک تقسیم ہو جائے گا۔ مزید برآں، صرفی ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹیاں جن سے م س 09ء کی پہلی سہ ماہی میں ٹیکس وصولیوں میں بہت اضافہ ہوا، پٹرولیم مصنوعات کی عالمی قیمتوں میں کمی کے بعد کمزور ہونا شروع ہو گئی ہیں۔

غیر ٹیکس محاصل نے اکتوبر تا دسمبر م س 09ء کے دوران مجموعی محاصل میں 148.3 ارب روپے کا اضافہ کیا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں یہ رقم 77.8 ارب روپے تھی۔ اس طرح 90.5 فیصد کی مستحکم سال بسال نمو ہوئی۔ دوسری سہ ماہی کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں اتنا بڑا اضافہ اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی بڑھنے اور پٹرولیم مصنوعات پر سرچارج اکٹھا ہونے سے ہوا (دیکھئے جدول 5.2) جبکہ پہلی سہ ماہی میں لاجسٹک سپورٹ کی مدد میں وصولیوں کے باوجود غیر ٹیکس محاصل میں بہت سست روی دیکھنے میں آئی تھی۔

تیل کی عالمی قیمتوں اور ملکی پٹرولیم مصنوعات کے نرخوں کے درمیان تفاوت نے حکومت کو اپنی میزانیہ مالکاری کو کم کرنے میں مدد دی ہے۔ تاہم یہ سلسلہ قلیل مدتی ہونا چاہیے کیونکہ توانائی کی قیمتوں میں تغیر پذیری کے پیش نظر سرکاری اخراجات پورے کرنے کے لیے اس قسم کی وصولیوں پر

¹ آئی اے ایس (انٹرنیشنل اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈ) 39 کے مطابق تمام مالی اثاثوں اور واجبات کی قدر کا تعین منڈی کی مخصوص دن کی قیمت کے مطابق کیا جانا اور اس قدر کے مطابق ہونے والے نفع یا نقصان کو انکم اسٹیٹ منٹ میں ظاہر کرنا لازمی ہے۔ اسٹاک ایکسچینج میں قدر کی عدم انظیر کی اور چار ماہ تک نرخوں پر حد عائد کیے جانے کے باعث منڈی کی عملاً بندش کے پیش نظر ایس ای سی پی اور اسٹیٹ بینک نے تمام کمپنیوں کو یہ اجازت دی کہ وہ 31 دسمبر 2008ء کو ”فروخت کے لیے دستیاب“ لفظ ایکویٹی سرمایہ کاری کا امپیرمنٹ نقصان اس دن کے منڈی کے نرخ کے مطابق لانے کو مؤثر کر سکتی ہیں۔ اس اجازت کا فائدہ اٹھانے والی کمپنیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ایکویٹی کے تحت امپیرمنٹ نقصان ظاہر کریں۔ تاہم ایسی کوئی بھی رقم جو ایکویٹی کی مدد میں ظاہر کی جائے وہ 31 دسمبر 2009ء کو ختم ہونے والے لیبلڈ رسال کے دوران سہ ماہی بنیادوں پر انکم اسٹیٹ منٹ میں شامل کی جائے گی بشرطیکہ حصص کے نرخوں میں مذکورہ کمی کا رجحان آئندہ سہ ماہیوں میں محسوس نہ ہو جائے۔

جدول 5.2: ٹیکس اور غیر ٹیکس حاصل کی ہیت ترکیبی

ارب روپے			
جولائی تا ستمبر		اکتوبر تا دسمبر	
م س 08ء	م س 09ء	م س 08ء	م س 09ء
215.6	276.8	235.1	301.2
79.2	89.7	85.2	121.1
1.0	1.8	1.0	0.7
98.0	136.6	109.2	136.0
29.1	38.2	32.4	35.3
8.2	10.5	7.4	8.1
97.0	108.1	77.8	148.3
0.0	0.0	0.0	0.0
12.6	1.6	2.2	2.0
2.0	9.5	30.3	24.9
47.3	28.0	0.0	43.9
1.3	29.2	0.9	1.0
8.8	8.2	10.7	29.2
4.2	1.8	3.2	27.0
4.6	6.4	7.5	2.2
4.1	4.1		1.9
11.3	10.4	10.2	15.4
13.7	17.1	23.4	30.1
312.6	385.0	313.0	449.5

ماخذ: وزارت خزانہ

مستقل انحصار خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں توانائی کے نرخوں میں کمی منتقل نہ ہونے سے پیداواری لاگت بڑھ جاتی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے م س 09ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت کو مزید 43.9 ارب روپے منتقل کیے جس سے م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت کو منتقل کیا جانے والا مجموعی منافع 71.9 ارب روپے ہو گیا۔ اس سے پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارے کو کم کرنے میں مدد ملی تاہم حکومت کو اب اپنا سالانہ مالیاتی خسارے کا ہدف پورا کرنے کے لیے اضافی حاصل پیدا کرنے ہوں گے یا اخراجات کو مزید قابو میں لانا ہوگا۔

5.4 اخراجات

تیل کی زرعات کے خاتمے اور ترقیاتی اخراجات میں نمایاں مطلق کمی سے م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری اخراجات کی نمو کی رفتار واضح طور پر کم ہوئی۔ اس ششماہی میں مجموعی سرکاری اخراجات بڑھ کر 1085.0 ارب روپے ہو گئے جو پچھلے سال کی اس مدت کے اخراجات سے 10.5 فیصد زیادہ ہیں۔ پچھلے

سال ان اخراجات میں 25.3 فیصد کی شرح سے اضافہ ہوا تھا۔ پہلی ششماہی میں ترقیاتی اخراجات میں 41.1 فیصد کی سال بسال کمی ہوئی۔ نتیجتاً جی ڈی پی کے حصے کے طور پر ترقیاتی اخراجات م س 09ء کی پہلی ششماہی میں 1.0 فیصد کم ہو گئے جبکہ م س 08ء کی پہلی ششماہی میں یہ شرح 2.1 فیصد تھی۔

م س 09ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران سودی ادائیگیوں میں نمایاں اضافے کے باوجود جاری اخراجات میں کمی ہوئی (پہلی سہ ماہی کے 25.8 فیصد کے مقابلے میں 12.4 فیصد سال بسال)۔ نتیجے کے طور پر م س 09ء کی پہلی ششماہی میں جاری اخراجات 18.3 فیصد سال بسال بڑھ گئے جبکہ م س 08ء کی پہلی ششماہی میں ان میں 33.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ دوسری سہ ماہی کے دوران جاری اخراجات میں کمی غیر سرکاری گرانٹس اور حیرت انگیز طور پر دفاعی اخراجات گھٹنے کی وجہ سے ممکن ہوئی (دیکھئے جدول 5.3)۔

اگرچہ جاری اخراجات میں گزشتہ سال کی بلند سال بسال نمو کم ہوئی ہے تاہم م س 09ء کی پہلی ششماہی میں ابھی تک یہ خاصی زیادہ ہے اور پائیدار

جدول 5.3: جاری اخراجات کی ہیئت ترکیبی				
ارب روپے				
جولائی تا ستمبر		اکتوبر تا دسمبر		
میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	
340.0	427.8	435.1	488.9	جاری اخراجات
				اس میں شامل ہیں:
111.1	115.0	126.6	184.9	سودی ادائیگیاں
98.5	101.0	110.2	164.9	ملکی
12.6	14.0	16.3	19.9	بیرونی
10.5	9.2	12.3	21.6	معمر افراد کا الاؤنس
7.7	15.8	37.5	21.9	گرائنس (صوبوں کے علاوہ)
57.5	82.2	74.3	65.6	دفاع
25.6	50.6	25.4	23.9	معاشی امور
1.1	1.1	1.6	1.2	صحت
5.0	5.3	5.6	2.4	تعلیمی امور اور خدمات
102.6	115.1	107.4	121.4	صوبائی
ماخذ: وزارت خزانہ				

مالیاتی استحکام کے لیے اسے مزید کم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کی اہمیت اس لیے اور بھی زیادہ ہے کہ آئندہ مہینوں کے دوران اسٹیٹ بینک سے بھاری حکومتی قرض گیری کی بنا پر ملکی سودی ادائیگیوں میں اضافہ متوقع ہے۔ مزید یہ کہ پہلی ششماہی میں ریٹائرمنٹ کے الاؤنسز اور پنشنوں میں لگا تا دوسرے سال خاصا اضافہ ہوا ہے کیونکہ پچھلے دونوں بجٹوں میں پنشنیں 20 فیصد بڑھائی گئی تھیں۔ م 09ء کی پہلی ششماہی میں آئل ریفائنرز اور ایم سیز کو قیمتوں میں فرق کے واجب الادا دعووں کی بنا پر دیا جانے والا زراعت اب بھی موجودہ زراعت کے نصف سے زیادہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک نامناسب فیصلے کے کس قدر سنگین نتائج ہو سکتے ہیں۔

مزید برآں مالیاتی استحکام کے لیے ترقیاتی اخراجات میں کمی پائیدار بنیادوں پر نہیں کی جاسکتی خصوصاً اس امر کے پیش نظر کہ انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری اور انسانی سرمائے کی تعمیر کی اشد ضرورت ہے۔ اس ضمن میں نجی اور سرکاری شراکت داری سے مدد مل سکتی ہے تاہم حکومت کا کردار ختم نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پاکستان میں عالمی کساد بازاری کے منفی اثرات سے نمٹنے کے لیے ترقیاتی اخراجات میں اضافہ کرنا ضروری ہوگا۔

5.5 میزانیہ مالکاری²

م 09ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارے میں کمی کی واضح عکاسی میزانیہ مالکاری کے ذرائع کی منفی نمو میں ہوتی ہے (دیکھئے جدول 5.4)۔ پہلی ششماہی میں حکومت کو بیرون ملک سے آنے والی رقم کی مد میں مجموعی طور پر 141.1 ارب روپے موصول ہوئے۔ تاہم بیرونی قرضوں کی ادائیگی میں 104.1 ارب روپے باہر جانے سے بجٹ خسارے کی مالکاری کے لیے صرف 37.0 ارب روپے بچے۔ بیرونی ذرائع سے میزانیہ مالکاری کی دستیابی کم ہونے کی وجہ سے ملکی مالکاری پر حکومت کا انحصار بہت بڑھ گیا۔

میزانیہ مالکاری کے ملکی ذرائع میں غیر بینکی حصے میں بہت کمی آئی۔ نتیجتاً م 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومتی میزانیہ ضروریات بینکوں کو پوری کرنی پڑیں۔ اس طرح پہلی ششماہی میں 20.8 فیصد کی سال بسال کمی کے باوجود مالکاری کے ملکی ذرائع میں بینکاری نظام کا حصہ بڑھ کر 85.2

² بینکاری نظام سے میزانیہ مالکاری نقد کی بنیاد پر نکالی جاتی ہے اس لیے یہ زراور قرضے کے سیکشن میں دیے گئے حکومتی قرض گیری کے اعداد و شمار سے مختلف ہوگی جہاں حاصل شدہ رقم کی بنیاد پر حساب کیا جاتا ہے۔

جدول 5.4: ماکاری کے ذرائع (جولائی تا دسمبر)							
ارب روپے							
جولائی تا دسمبر		نومبر (فصلہ)		فصلہ حصہ ¹			
میں 07ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	
169.0	356.3	250.6	110.9	-29.7	100.0	100.0	بچت کی مجموعی ماکاری
96.2	68.0	37.0	-29.3	-45.6	19.1	14.8	بیرونی وسائل (خالص)
72.7	288.3	213.6	296.4	-25.9	80.9	85.2	اندرونی وسائل (خالص)
31.5	228.6	181.0	626.4	-20.8	(79.3)	(84.7)	بینکاری نظام
25.3	58.0	31.3	129.0	-46.1	(20.1)	(14.7)	غیر بینک
15.9	1.7	1.3	-89.6	-21.8	(0.6)	(0.6)	نچکاری آمدنی
ماخذ: وزارت خزانہ							
¹ قوسین میں درج اعداد و شمار ملکی ماکاری کے ذرائع میں حصہ کی نمائندگی کر رہے ہیں۔							

فیصد ہو گیا جبکہ پچھلے سال اسی مدت میں یہ حصہ 80.9 فیصد تھا۔

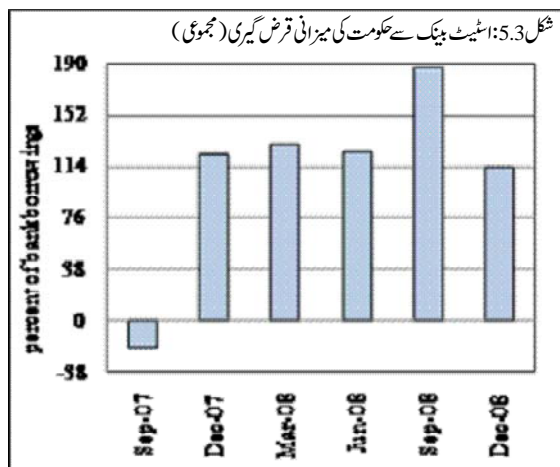
جسٹ خسارے کو پورا کرنے کے لیے بینکاری شعبے پر مسلسل دباؤ سے قطع نظر حالیہ مہینوں میں بینکاری نظام سے میزانیہ مالکاری کی ہیئت ترکیبی میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ آخر دسمبر 2008ء کو بینکوں سے مجموعی میزانیہ قرض گیری میں اسٹیٹ بینک کی مالکاری کا حصہ کم ہو کر 114.1 فیصد رہ گیا جبکہ پہلی سہ ماہی میں 187.0 فیصد تھا (دیکھئے شکل 5.3)۔ مرکزی بینک سے حکومتی میزانیہ ضروریات پوری کرنے کا سلسلہ کم ہو گیا کیونکہ نجی قرضے کی سست طلب اور غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے سے متاثر شدہ ولی بینکوں نے خطرے سے پاک حکومتی تمسکات میں دلچسپی لی۔

شعبہ بینکاری سے مالکاری

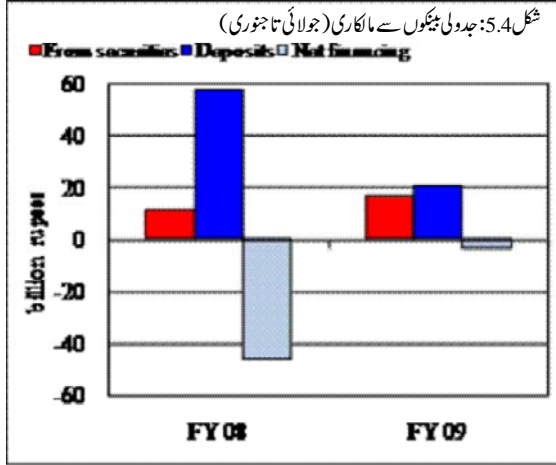
حکومتی قرض گیری سے متعلق ماہ جنوری کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ شعبہ بینکاری سے خالص میزانیہ مالکاری میں 51.6 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بینکاری شعبے سے حاصل ہونے والی میزانیہ مالکاری جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران 232.6 ارب روپے تک پہنچ گئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 188.8 ارب روپے تھی۔

Month	Bank Equity (Arb Rupees)
July	114
August	152
September	190
October	152
November	114

شکل 5.3: اسٹیٹ بینک سے حکومت کی میزانیہ قرض گیری (مجموعی)



مس 09ء کے پہلے سات ماہ کے دوران اسٹیٹ بینک نے اعانت میزانیہ کے لیے حکومت کو نئے ٹریژری بلز جاری کر کے 249.5 ارب روپے فراہم کئے۔ ساتھ ہی اسٹیٹ بینک میں حکومتی امانتیں



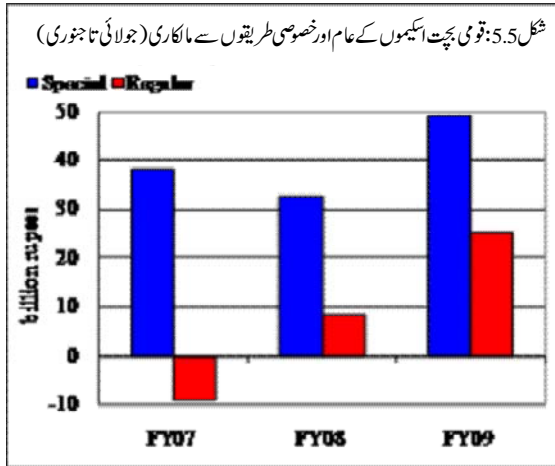
(دیگر امانتوں سمیت) 13 ارب روپے بڑھ گئیں جس سے جولائی تا جنوری م س 09ء میں خالص میزانیہ مالکاری کم ہو کر 236 ارب روپے رہ گئی۔

حکومتی تمسکات کی نیلامی میں بینکوں کی کم شرکت اور بینکوں میں حکومتی امانتوں میں اضافے کے باعث جولائی تا جنوری م س 08ء کے دوران جدولی بینکوں سے خالص مالکاری 46.1 ارب روپے تھی۔ معاشی سست رفتاری کے دوران نجی شعبے کے قرضے سے وابستہ ممکنہ خطرات کی بنا پر حکومتی ٹی بلز میں جو نسبتاً خطرے سے پاک ہوتے ہیں بینکوں کی دلچسپی وسط

نومبر 2008ء سے دوبارہ عود کر آئی ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران جدولی بینکوں میں اپنی امانتوں کا بڑا حصہ واپس نکال لیا۔ نتیجے کے طور پر جدولی بینکوں سے خالص واپسی جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران صرف 3.4 ارب روپے تک محدود رہی (دیکھئے شکل 5.4)۔

غیر بینک اداروں سے مالکاری

میزانیہ مالکاری کے غیر بینک ذرائع میں سب سے بڑا حصہ قومی پخت اسکیموں کا رہا جن کی خالص وصولیاں 74.9 ارب روپے تھیں۔ غیر بینک اداروں سے مزید وسائل کے حصول کے لیے



حکومت نے زیر جائزہ مدت کے دوران بعض پخت اسکیموں پر دو بار شرح منافع میں اضافہ کیا۔ نتیجتاً قومی پخت اسکیموں کی خالص وصولیاں جولائی تا جنوری م س 09ء میں پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں قدرے تیزی سے بڑھیں۔ یہ قابل ذکر بات ہے کہ بہود سیونگ سرٹیفکیٹ اور پنشنرینی فٹ اکاؤنٹ کو تخصیصی سرمایہ کاری وثیقہ جات کہا جاتا ہے کیونکہ یہ بیواؤں اور پنشنروں کے لیے ہیں اور اس لیے ان کی شرح منافع دیگر اسکیموں سے زیادہ ہے۔ ان دونوں وثیقہ جات سے جولائی تا جنوری م

س 09ء کے دوران مجموعی طور پر میزانیہ مالکاری کے لیے 49 ارب روپے حاصل ہوئے (دیکھئے شکل 5.5)۔ دیگر پخت اسکیموں کی کارکردگی بھی

جدول 5.5: وفاقی بورڈ آف ریونیو کا جمع کردہ ٹیکس

ارب روپے							
جمع کردہ ٹیکس سال ہال تبدیلی (فیصد)				جمع کردہ خالص ٹیکس (جولائی تا جنوری)			
فیصد							
م 09ء	م 08ء	م 07ء	م 09ء	م 08ء	م 07ء	م 08ء	م 07ء
47.2	47.3	69.9	22.8	3.5	235.3	191.7	185.2
52.6	51.8	48.7	23.1	15.7	395.1	321.0	277.5
53.2	53.1	49.7	25.5	16.5	250.0	199.2	171.0
55.0	50.9	52.4	33.2	28.1	61.7	46.3	36.2
49.4	49.0	44.7	10.6	7.2	83.4	75.4	70.3
50.4	50.0	55.4	23.0	10.8	630.5	512.6	462.7

ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو

مذکورہ عرصے میں بہتر ہوئی۔

5.6 ایف بی آر کی ٹیکس وصولی

جولائی تا جنوری م 09ء کے دوران خالص ٹیکس وصولی کی نمو بڑھ کر 23.0 فیصد ہو گئی جبکہ پچھلے مالی سال کی اس مدت میں یہ 10.8 فیصد تھی (دیکھئے جدول 5.5)۔ مجموعی ٹیکس وصولیوں کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ چاروں ٹیکسوں میں دو ہندسی نمو سے خالص ٹیکس وصولیوں کی سال بسال نمو کو تیز کرنے میں مدد ملی ہے۔

اس مستحکم نمو کے باوجود م 09ء کے سات ماہ کے دوران ہونے والی ٹیکس وصولی بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں کمی ظاہر کرتی ہے۔ م 09ء کے ابتدائی مہینوں میں بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی سے پہلی ششماہی کی نمو بہتر ہوئی ہے تاہم ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیکلز ٹیکس اور وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں وصولیاں کم ہو رہی ہیں۔ جنوری 2009ء تک ایف بی آر کی مجموعی ٹیکس وصولیاں (خالص) 1250 ارب روپے کے سالانہ ہدف کا 50.4 فیصد اور م 09ء کے لیے آئی ایم ایف کے نظر ثانی شدہ تخمینے 1300 ارب روپے کا 48.5 فیصد ہیں۔ محاصل کی وصولی کی موجودہ سطح اور ملک میں معاشی سست رفتاری کے پیش نظر اندیشہ ہے کہ ایف بی آر کو اپنا م 09ء کا سالانہ بجٹ کا ہدف 1250 ارب روپے پورا کرنے میں دشواری ہوگی۔

بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی

جولائی تا جنوری م 09ء کے دوران بلا واسطہ ٹیکسوں کی وصولی 235.3 ارب روپے تھی جبکہ م 09ء کے سالانہ بجٹ کا ہدف 499 ارب روپے ہے۔ اگرچہ جولائی تا جنوری م 09ء کی بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں میں پچھلے سال کی اسی مدت کی 3.5 فیصد نمو کے مقابلے میں 22.8 فیصد سال بسال نمو ہوئی تاہم یہ اضافہ 28.7 فیصد سال بسال سے کم ہے جو سالانہ بجٹ کا ہدف حاصل کرنے کے لیے درکار ہے۔ م 09ء کی حقیقی جی ڈی پی نمو کے تخمینے سست رفتار نمو کو ظاہر کرتے ہیں اس لیے م 09ء کا بلا واسطہ ٹیکسوں کا ہدف حاصل کرنا مشکل ہوگا۔

جدول 5.6: اکم ٹیکس کے اہم اجزاء					
ارب روپے					
جولائی تا دسمبر		سال بسال فیصد تبدیلی		کل میں حصہ	
میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء
67.5	79.8	-35.8	18.2	42.8	38.6
11.3	29.9	150.4	165.6	7.1	14.5
92.1	112.8	19.6	22.5	58.4	54.6
0.1	0.2	-13.6	159.3	0.1	0.1
170.9	222.7	-8.4	30.3	108.4	107.9
13.2	16.3	-32.5	23.0	8.4	7.9
157.7	206.4	-5.6	30.9	100.0	100.0
ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو					

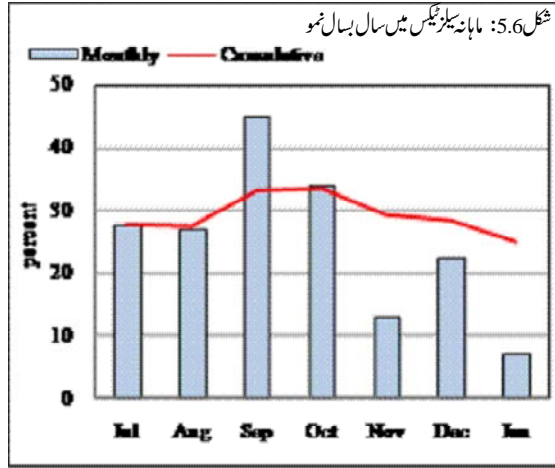
جولائی تا جنوری میں 09ء کے بلا واسطہ ٹیکس وصولیوں کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ نصف سے زیادہ خالص آمدنی ٹیکس ”ودہولڈنگ ٹیکس“ سے حاصل ہوا جس کے بعد رضا کارانہ ادائیگیوں کا نمبر آتا ہے۔ میں 09ء کی پہلی سہ ماہی میں پیشگی ٹیکس ادائیگیوں کی سست رفتاری دوسری سہ ماہی میں مزید بڑھ گئی جس سے کارپوریٹ شعبے کی نفع آوری کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ ٹیکس ریٹرنز کے آڈٹ اور اسیسمنٹ پر زیادہ توجہ مرکوز کیے جانے کی بنا پر ایف بی آر 29.9 ارب روپے اکٹھا کرنے میں کامیاب رہا (دیکھئے جدول 5.6)۔

جدول 5.7: مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران ودہولڈنگ جمع کردہ ٹیکس (جولائی تا دسمبر)					
ارب روپے					
جولائی تا دسمبر		سال بسال فیصد تبدیلی		کل میں حصہ	
میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء
12.6	15.0	19.0	13.7	13.3	10.7
9.0	12.0	33.4	9.8	3.7	3.1
8.2	6.7	-18.5	8.9	6.0	34.3
31.4	38.7	23.4	34.1	6.4	5.0
5.0	7.2	43.6	3.0	4.6	5.0
2.8	5.2	86.3	3.3	9.2	9.4
3.0	5.6	86.0	10.4	93.2	91.1
8.7	10.4	19.3	7.7	6.8	8.2
83.9	105.1	25.2	112.8	100.0	100.0
92.1	112.8	22.5	100.0	100.0	100.0
ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو					

میں 09ء کی پہلی ششماہی میں ودہولڈنگ ٹیکس کی وصولیاں 20.7 ارب روپے بڑھ کر 112.8 ارب روپے ہو گئیں جو 22.5 فیصد کی سال بسال نمو کی عکاسی کرتی ہیں (دیکھئے جدول 5.7)۔ ودہولڈنگ ٹیکس وصولیوں میں بڑی بڑی مدیں کنٹریکٹس (38.7 ارب روپے، 23.4 فیصد سال بسال اضافہ)، درآمدات (15 ارب روپے، 19 فیصد اضافہ) اور تنخواہیں (12 ارب روپے، 33.4 فیصد اضافہ) شامل ہیں۔

بالواسطہ ٹیکس

اجناس کی بلند عالمی قیمتوں اور پاکستانی روپے کی قدر میں تیزی سے کمی کے باعث بالواسطہ ٹیکسوں میں میں 09ء کے ابتدائی مہینوں میں بہت اضافہ ہوا جس سے



بالواسطہ ٹیکسوں کی کمی جزوِ اُپوری ہو گئی۔ تاہم اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں اور اس کے نتیجے میں درآمدی نمو میں کمی سے بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولیاں کمزور پڑنے لگی ہیں۔ اگرچہ جولائی تا جنوری م س 09ء میں بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولیاں 35.7 فیصد بڑھیں تاہم یہ اضافہ نومبر تا جنوری م س 09ء کے دوران کم ہو کر 7.4 فیصد سال بسال رہ گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ بالواسطہ ٹیکسوں کی جنوری 2009ء کی وصولیاں جنوری 2008ء کی وصولیوں سے 0.9 ارب روپے یعنی 1.2 فیصد کم ہیں۔

جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران سیلز ٹیکس کی وصولیوں کے ضمن میں سب سے زیادہ کوششیں کی گئیں۔ اس مدت میں سیلز ٹیکس کی وصولیاں 25.5 فیصد سال بسال بڑھ کر 250.0 ارب روپے ہو گئیں جبکہ سالانہ بجٹ کا ہدف 470 ارب روپے ہے۔ تاہم حالیہ مہینوں میں سیلز ٹیکس کی وصولیوں میں کچھ کمی دیکھنے میں آئی ہے (دیکھئے شکل 5.6)۔ سیلز ٹیکس کے ملکی ذرائع سے متعلق تفصیلی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ پٹرولیم مصنوعات (39.6 ارب روپے)، ٹیلی مواصلات (23.5 ارب روپے)، قدرتی گیس (10 ارب روپے) اور شکر (4.5 ارب روپے) محاصل کے سب سے اہم ملکی ذرائع تھے (دیکھئے جدول 5.8)۔

جدول 5.8: سیلز ٹیکس کے اہم شرکاء دار (جولائی تا دسمبر)

ارب روپے	م س 08ء	م س 09ء	فیصد تبدیلی	م س 08ء	م س 09ء	کل میں حصہ
ٹیلی مواصلات	21.8	23.5	7.9	24.6	18.7	
پٹرولیم مصنوعات	9.2	39.6	331.7	10.4	31.4	
قدرتی گیس	8.1	10.0	23.1	9.1	7.9	
چینی	5.1	4.5	-11.1	5.8	3.6	
سگریٹ	4.0	4.0	1.1	4.5	3.2	
سینٹ	1.7	1.8	4.7	2.0	1.4	
چائے	1.3	1.6	17.9	1.5	1.2	
مشروبات	1.8	1.6	-14.2	2.0	1.2	
گاڑیوں کے پرزے	1.0	0.7	-26.1	1.1	0.6	
غذائی اشیا	0.5	0.7	43.1	0.6	0.6	
ذیلی مجموعہ	54.5	88.1	61.5	61.5	69.9	
دیگر	34.1	38.0	11.4	38.5	30.1	
کل (غام)	88.6	126.1	42.3	100.0	100.0	

ماخذ: وفاقی بورڈ آف ریونیو

رواں مالی سال کے پہلے سات ماہ میں وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں 61.7 ارب روپے وصول کیے گئے جو 33.1 فیصد کی سال بسال نمو کو ظاہر کرتے ہیں۔ وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کے جولائی تا دسمبر م س 09ء کے اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ وصولی سگریٹ (15.5 ارب روپے) سے اور اس کے بعد سینٹ (8.6 ارب روپے) سے ہوئی۔ پہلی ششماہی میں مشروبات سے وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی وصولیاں 5.5 ارب روپے اور قدرتی گیس سے 3 ارب تھیں۔ جولائی تا دسمبر م س 09ء کے دوران خدمات کے شعبے سے وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی

جدول 5.9: مجموعی صوبائی مالیات کا خلاصہ			
ارب روپے			
جولائی تا دسمبر			
م س 07ء	م س 08ء	م س 09ء	
215.7	285.2	326.4	مجموعی حاصل
170.2	187.4	250.6	وفاقی حاصل میں صوبائی حصہ
17.0	18.2	22.0	صوبائی ٹیکس
1.7	2.0	2.5	املاک ٹیکس
1.0	1.3	1.5	ایکسائز ڈیوٹی
4.7	5.3	5.0	اسٹیپ ڈیوٹی
	3.9	3.5	موٹر ویکل ٹیکس
5.8	5.8	9.4	دیگر
18.3	34.2	24.7	صوبائی غیر ٹیکس
0.1	9.8	0.1	سود
0.9	1.0	1.2	آب پاشی
17.3	23.1	23.5	دیگر
10.3	45.4	29.2	وفاقی قرضے اور مشغلیاں گرانٹس
-4.4	3.7	1.8	قرضے (خالص)
14.7	16.3	19.2	گرانٹس
0.0	25.4	8.2	ترقیاتی اخراجات کے لیے گرانٹس
242.7	322.4	294.4	مجموعی اخراجات
187.2	218.3	245.0	جاری اخراجات
10.5	8.2	8.5	وفاقی حکومت کو سودی ادائیگیاں
176.7	210.1	236.5	دیگر جاری اخراجات
55.4	104.2	49.4	ترقیاتی اخراجات
-26.9	-37.2	32.1	مجموعی توازن
ماخذ: وزارت خزانہ			

8.2 ارب روپے رہی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں یہ 15.1 ارب روپے تھی۔

جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران کسٹم ڈیوٹی کی مد میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 7.9 ارب روپے زائد آئے اور یہ خالص وصولیاں 83.4 ارب روپے تک پہنچ گئیں جبکہ سالانہ بجٹ کا ہدف 169.0 ارب روپے ہے۔

5.7 صوبائی مالیاتی لین دین

پہلی ششماہی کے دوران کل محاصل کی آمد میں کمی سے قطع نظر صوبائی سرکاری مالیات کے مجموعی توازن میں خاصی فاضل رقم ریکارڈ کی گئی اور کل اخراجات 8.7 فیصد سال بسال گھٹ کر 294.4 ارب روپے تک پہنچ گئے (دیکھئے جدول 5.9)۔ صوبہ وار تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سندھ میں خسارہ ہوا جبکہ باقی تین صوبوں کے مجموعی توازن میں فاضل رقم ریکارڈ کی گئی (دیکھئے جدول 5.10)۔ تاہم پہلی ششماہی میں مجموعی توازن بلند ہونے کا لازمی

مطلب یہ نہیں کہ صوبوں کی مالیاتی کارکردگی بہتر ہوئی ہے کیونکہ کل مصارف میں کمی زیادہ تر ترقیاتی اخراجات میں 52.6 فیصد کمی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ نتیجے کے طور پر مجموعی مصارف میں ترقیاتی اخراجات کا حصہ پچھلے سال کی پہلی ششماہی سے نصف ہو گیا ہے (دیکھئے شکل 5.7)۔

دوسری جانب م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری اخراجات میں معمولی سی کمی ہوئی۔ پہلی ششماہی میں جاری اخراجات 245 ارب روپے تھے۔ ان میں 12.2 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 16.6 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔

غیر ٹیکس محاصل اور وفاقی حکومت کے صوبوں کو قرضوں اور گرانٹس میں کمی کی وجہ سے مجموعی محاصل کی نمو پہلی ششماہی کے دوران کم ہوئی۔ تاہم وفاق کی جانب سے صوبوں کو فراہم کیے جانے والے ٹیکسوں میں 63.1 ارب روپے کے اضافے کی بنا پر اس کی تلافی ہو گئی۔ پہلی ششماہی کے

جدول 5.10: جولائی تا دسمبر کے درمیان صوبائی مالیات

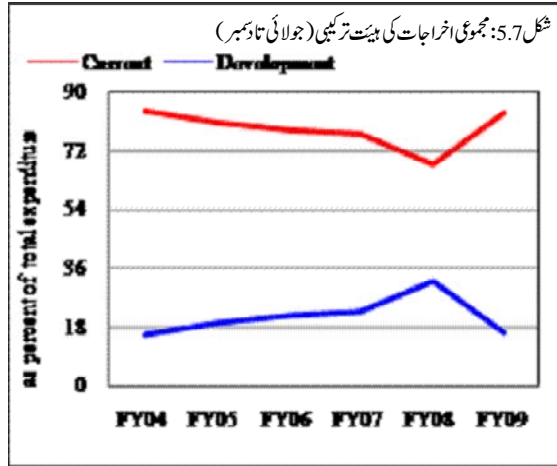
ارب روپے		پنجاب		سندھ		سرحد		بلوچستان	
میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء	میں 08ء	میں 09ء
144.1	159.8	78.4	89.9	39.3	44.0	23.4	32.7		
94.2	124.0	56.8	76.7	23.0	31.4	13.4	18.5		
9.8	10.2	7.0	10.4	1.0	1.1	0.4	0.3		
22.8	19.7	3.9	1.8	6.8	2.3	0.7	1.0		
17.3	6.0	10.6	1.0	8.6	9.3	8.9	12.9		
173.9	148.9	86.1	94.0	38.6	29.1	23.9	22.3		
102.3	120.2	71.9	83.1	25.6	23.5	18.5	18.2		
71.6	28.7	14.2	11.0	12.9	5.6	5.4	4.1		
-29.8	10.8	-7.7	-4.1	0.8	14.9	-0.5	10.4		

ماخذ: وزارت خزانہ

دوران وفاقی حاصل میں صوبائی حصے کی بلند نمو کا سبب تقسیم کیے جانے والے پول میں اضافہ تھا جو بالواسطہ ٹیکسوں کی مستحکم نمو کے باعث ہوا۔

5.8 ملکی قرضہ

میں 09ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارے میں واضح کمی کے باوجود ملکی قرضہ جات میں جنوری 2009ء تک 341 ارب روپے کا خالص اضافہ ہوا۔ ملکی قرضوں کی یہ بلند نمو نجکاری آمدنی کے عدم حصول اور خالص بیرونی ماکاری کی عکاسی کرتی ہے کیونکہ بیرونی کرنسی بانڈز کے میعاد پوری کرنے والے اسٹاک پر دوبارہ ادائیگیاں کی گئیں۔

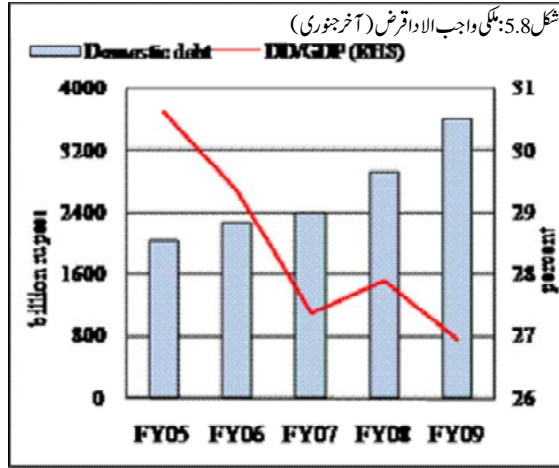


ملکی قرضہ جات میں بڑے اضافے کے باوجود (اس کا اسٹاک 36 کھرب روپے ہے) ملکی قرض (اور میں 09ء تخمین شدہ جی ڈی پی کا تناسب کم ہو کر 27 فیصد رہ گیا۔ میں 08ء میں یہ تھوڑا سا بڑھا تھا (دیکھئے شکل 5.8)۔

ملکی قرض کی ہیئت ترکیبی

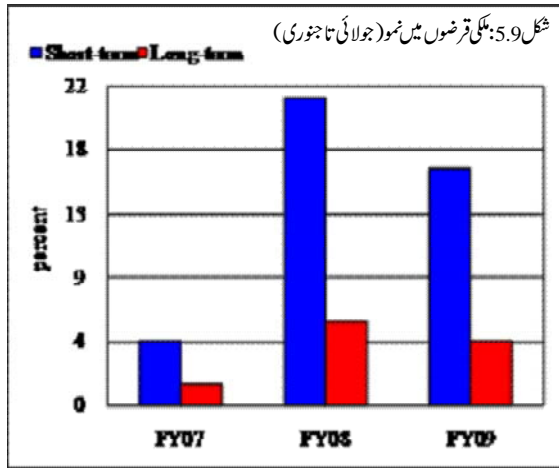
اگرچہ قلیل مدتی قرض کی نمو میں 09ء کی پہلی ششماہی میں کم ہوئی تاہم اس قرض کے واجب الادا اسٹاک میں 16.3 فیصد کا اضافہ اب بھی کم نہیں

(دیکھئے شکل 5.9)۔ نتیجتاً نمو کم ہونے کے باوجود مجموعی ملکی قرضہ جات میں قلیل مدتی قرض کا حصہ 6.9 فیصدی درجے بڑھ کر 52.8 فیصد ہو گیا جس کا سبب طویل مدتی قرض کی اس سے بھی کمزور نمو تھی۔



ملکی قرضہ جات کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستقل قرضے کا واجب الادا اسٹاک آخر جنوری 2009ء میں 609.1 ارب روپے تھا (دیکھئے جدول 5.11)۔ م س 08ء کی پہلی ششماہی میں 44.5 ارب روپے کے اضافے کے برعکس رواں سال کے پہلے چھ ماہ میں پی آئی بی کا اسٹاک 12.5 ارب روپے کم ہو گیا۔ م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران قلیل مدتی شرح سود میں اضافے کی بنا پر رواں مالی سال کے دوران ہونے والی پی آئی بی کی واحد نیلامی میں صرف 3.6 ارب روپے (مجموعی) جمع ہو سکے۔ ساتھ ہی پی آئی بی کی تکمیل میعاد کی وجہ

سے جنوری 2009ء میں 16.1 روپے مزید کم ہو گئے۔ دوسری طرف پہلی ششماہی کے دوران حکومت پاکستان اجارہ صکوک کی دو نیلامیوں سے 12.5 ارب روپے اکٹھا کرنے میں کامیاب رہی جس سے پی آئی بی کے تکمیل میعاد والے اسٹاک پر ہونے والی ادائیگیوں کی تلافی ہو گئی اور مستقل قرضے کا مجموعی اسٹاک کم و بیش یکساں رہا۔



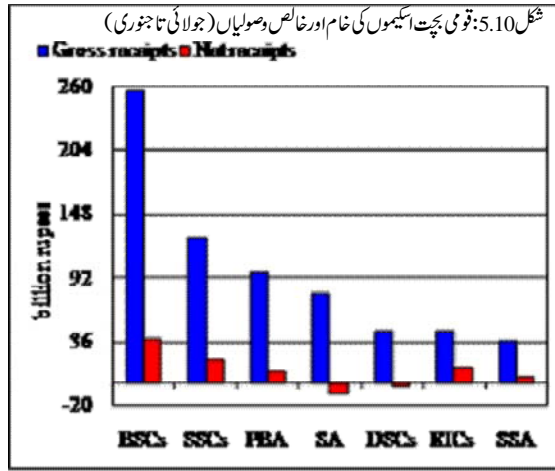
م س 09ء کی پہلی ششماہی میں رواں قرضہ 16.3 فیصد بڑھ گیا جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے میں 21.2 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ اسٹیٹ بینک میں رکھے گئے ٹی بلز کا اسٹاک ابھی تک رواں قرض کا بڑا حصہ ہے جس سے اس حقیقت کی عکاسی ہوتی ہے کہ پچھلے 16 ماہ کے دوران بجٹ خسارہ پورا کرنے کے لیے حکومت مرکزی بینک پر بہت زیادہ انحصار کرتی رہی ہے۔ جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران ٹریژری بلز کا واجب الادا اسٹاک 18.3 فیصد بڑھ گیا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 56.3 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ تاہم دسمبر 2008ء

میں حکومت کی جانب سے 80.8 ارب روپے کے ٹی بلز کی واپسی اہم پیش رفت تھی۔ یہ واپسی کمرشل بینکوں کی ٹی بلز کی نیلامیوں میں از سر نو دلچسپی کی وجہ سے ممکن ہوئی۔

جدول 5.11: خام وصولی اور ادائیگیاں (جولائی تا جنوری)

ارب روپے						
مالی سال 09ء			مالی سال 08ء			
قرضہ (آخر جنوری)	دوبارہ ادائیگیاں	خام وصولیاں	قرضہ (آخر جنوری)	دوبارہ ادائیگیاں	خام وصولیاں	
609.1	71.8	72.5	600.6	75.7	123.3	مستقل قرضے
						جس میں
399.1	16.1	3.6	405.8	10.1	54.6	پی آئی بی
12.5	0.0	12.5	0.0		0.0	اجارہ سکوک
1904.7	2291.5	2558.8	1342.7	935.9	1170.9	رواں قرضے
						جس میں
602.6	877.9	943.5	637	370.8	351.7	ایم بی بی
1302.1	1413.6	1615.3	705.7	565.1	819.2	ایم آر بی
1093.3	612.8	687	979.8	216.5	257.5	غیر فنڈ قرضے
3607.1	2976	3318.3	2923.1	1228.1	1551.7	کل

☆ اس میں ایم بی بی کی کمرشل بینکوں کو براہ راست فروخت بھی شامل ہے۔



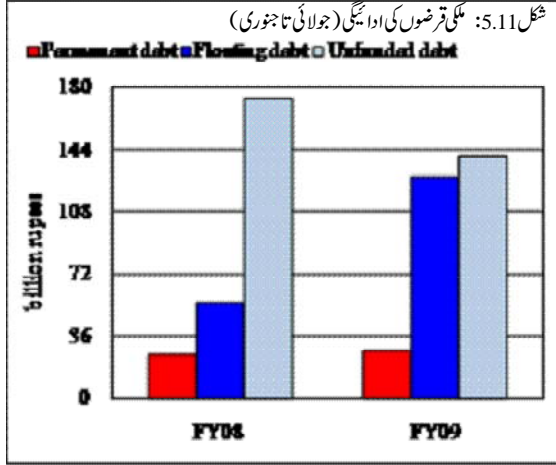
جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران غیر فنڈ قرضے

میں 7.2 فیصد اضافہ ہوا اور وہ 72.9 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ اس ششماہی میں قومی بچت اسکیموں سے مجموعی طور پر 687 ارب روپے حاصل ہوئے (دیکھئے شکل 5.10)۔ اہم بچت اسکیموں یعنی بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ، اپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ اور پنشنر بنی فنڈ اکاؤنٹ کی مجموعی فروخت بہت بڑھ گئی۔ تاہم ان وثیقہ جات کو بھاری تعداد میں بھنایا گیا (بینک میعاد سے پہلے بھی) جس کی وجہ سے خالص وصولیاں خاصی کم ہو گئیں۔ قومی بچت اسکیموں کے ذریعے آنے والی متوقع رقم کی وجہ سے حکومت کو

تین ماہ کے عرصے میں دوبار شرح منافع میں اضافہ کرنا پڑا۔ حال ہی میں حکومت نے بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ اور پنشنر بنی فنڈ اکاؤنٹ رکھنے والے موجودہ افراد کو بلند تر شرح منافع کی جانب مفت منتقلی کی سہولت دی ہے۔ ان اقدامات سے توقع ہے کہ حکومت کو رواں مالی سال کے بقیہ مہینوں میں قومی بچت اسکیموں سے مزید رقم کے حصول میں مدد ملے گی۔

ملکی قرضہ جات کی واپسی

جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران ملکی قرضہ جات کی واپسی کی لاگت بڑھ کر 288.2 ارب روپے ہو گئی (دیکھئے شکل 5.11)۔ ملکی قرضہ جات



کی واپسی کے اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ رواں قرض کی واپسی کی لاگت میں بہت اضافہ ہوا۔ مئی 08ء کے دوران بھاری بجٹ خسارہ پورا کرنے کی خاطر رواں قرض کے اسٹاک میں اضافے اور اس کے ہمراہ شرح سود بڑھنے کی وجہ سے یہ ہوا کہ مئی 09ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی ملکی قرضوں کی واپسی کی لاگت کی مدت میں رواں قرض پر سودی ادائیگیوں کا حصہ بڑھ کر 44.4 فیصد ہو گیا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 22.4 فیصد تھا۔ مئی 09ء کی پہلی ششماہی میں غیر فنڈ قرض پر سودی ادائیگیاں پچھلے سال کے اولین چھ ماہ کی نسبت کم

ہوئیں تاہم غیر فنڈ قرض کی ادائیگی قرض کی لاگت اب بھی مجموعی ادائیگی قرض میں بڑا حصہ رکھتی ہے۔ غیر فنڈ قرض پر سودی ادائیگیوں میں حالیہ کمی اس لیے ہوئی کہ 1990ء کی دہائی کے اواخر کے بلند شرح منافع والے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس نے اپنی میعاد پوری کی جس سے ادائیگیوں پر دباؤ کم ہو گیا۔ دوسری جانب بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ اور پنشنر بین فٹ اکاؤنٹ کی ادائیگی قرض کی لاگت مستقبل میں بڑھنے کی توقع ہے کیونکہ ان کی کوپن ادائیگیاں ہوتی ہیں اور دوسری اسکیموں کے مقابلے میں شرح منافع بھی بہتر ہے۔